

## 157136 - اسے زکاة دی جاتی ہے لیکن وہ زکاة کا مستحق نہیں ہے

### سوال

سوال: میرے بھائی کا ذہنی توازن درست نہیں ہے، اور لوگ ہمیں اس کیلئے زکاة دیتے ہیں، یہ واضح رہے کہ میرا بھائی زکاة کا مستحق نہیں ہے، کیونکہ اس کی آمدن کا خصوصی ذریعہ ہے، بلکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جس کی زکاة بھی ادا کی جاتی ہے، تو ہمارے پاس آنے والی رقوم کا کیا کریں؟ کیا ہم اسے مستحق لوگوں کو پہنچا سکتے ہیں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر آپ کا بھائی بذاتہ خود غنی ہے، یا اس کے اخراجات برداشت کرنے والے موجود ہیں تو وہ واقعی زکاة کا مستحق نہیں ہے، اس لیے آپ کو ملنے والی رقم کے بارے میں علم ہو کہ یہ زکاة ہے تو آپ کیلئے اسے وصول کرنا ہی جائز نہیں ہے، چنانچہ آپ زکاة ادا کرنے والے شخص کو یہ لازمی بتلائیں کہ ان کا بھائی زکاة کا مستحق نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(مالدار اور محنت کی استطاعت کرنے والے کیلئے زکاة میں کوئی حصہ نہیں ہے)

ابو داؤد : (1391) ، نسائی : (2551) اور البانی نے اسے "صحیح سنن ابو داؤد" میں صحیح قرار دیا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

(زکاة کسی مالدار اور تندرست و توانا شخص کیلئے حلال نہیں ہے)

ابو داؤد : (1392) ترمذی : (589) ، نسائی : (2550) اور ابن ماجہ : (1829) نے روایت کیا ہے، اور البانی نے "صحیح

سنن نسائی" میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا آپ کے پاس اس طرح کا جو بھی مال ہے وہ اصل مالک کو واپس کر دیں، تا کہ وہ مستحقین تک اسے پہنچائے، اور اگر وہ آپ کو مستحقین تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپ دے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ "مطالب أولی النهی" (259 / 2) میں ہے کہ:

"اور اگر زکاة دہندہ نے لاعلمی کی وجہ سے زکاة کسی غیر مستحق شخص کو دے دی، تو زکاة وصول کرنے والے کیلئے

پر حالت میں زکاة واپس کرنا لازمی ہوگا، بلکہ زکاة کے مال سے حاصل ہونے والا اضافہ بھی واپس کرنا ہوگا،

چاہے یہ اضافہ اس چیز کیساتھ ہی متصل ہو، [مثلاً: جانور زکاة کے مال کی شکل میں ملا، اور پھر جانور فرہ ہو

گیا] یا منفصل ہو، [مثلاً: زکاة کی مد میں ملنے والے جانور سے بچہ پیدا ہوگیا] یہ سب کچھ واپس کرنا ہوگا، کیونکہ یہ اضافہ بھی اصل کے تابع ہے " انتہی

والله اعلم.